نمبر ۱۳۰ | مورخہ ۲ مئی ۱۹۳۳ء | یوم شنبہ | مطابق ۶ محرم ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۰

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۳۰ اپریل بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ جمعہ کے روز بخار ہو گیا۔ لیکن ہفتہ کے دن بفضل خدا افاقہ رہا۔ آج (۳۰ اپریل) صبح طبیعت اچھی تھی۔ لیکن اب حضور کو سر درد کی شکایت ہو گئی۔ اللہ تعالٰے حضور کو صحت عطا فرمائے۔

۲۹ اپریل بعد نماز مغرب تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سامنے کی گراؤنڈ میں لوکل انجمن کا ایک جلسہ جناب میر قاسم علی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر نے اچھوتوں میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر دلچسپ تقریر کی۔ ادنٰے اقوام کے ایک لیڈر دیوی دیال صاحب فیروز پوری نے بھی تقریر کی۔

انجمن اسلامیہ سیالکوٹ شہر کی درخواست پر دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی جلال الدین صاحب شمس کو سیالکوٹ اور مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مولوی فاضل کو مباحثہ کے لئے وزیر آباد بھیجا گیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اللہ تعالٰی کی تائید اور نصرت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے

(فرمودہ ۲ مئی ۱۹۰۳ء)

"جو شخص محض اللہ تعالٰے سے ڈر کر اس کی راہ کی تلاش میں کوشش کرتا ہے۔ اور اس سے اس امر کی گرہ کشائی کے لئے دعائیں کرتا ہے۔ تو اللہ تعالٰے اپنے قانون کے موافق والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنے جو لوگ ہم میں ہو کر کوشش کرتے ہیں۔ ہم اپنی راہیں ان کو دکھا دیتے ہیں۔ خود ہاتھ پکڑ کر راہ دکھا دیتا ہے۔ اور اسے اطمینان قلب عطا کرتا ہے۔ اور اگر خود دل ظلمت کدہ اور زبان دعا سے بوجھل ہو۔ اور اعتقاد شرک و بدعت سے ملوث ہو۔ تو وہ دعا ہی کیا ہے۔ اور وہ طلب ہی کیا ہے۔ جس پر نتائج حسنہ مترتب ہوں۔ جب تک انسان پاک دل اور صدق و خلوص سے تمام ناجائز رستوں اور امیدوں کے دروازوں کو اپنے اوپر بند کر کے خدا تعالٰے ہی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ اس وقت تک وہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اللہ تعالٰے کی نصرت اور تائید اسے ملے لیکن جب وہ اللہ تعالٰے ہی کے دروازہ پر گرتا۔ اور اسی سے دعا کرتا ہے۔ تو اس کی یہ حالت جاذب نصرت اور رحمت ہوتی ہے۔ خدا تعالٰے آسمان سے انسان کے دل کے کونوں میں جھانکتا ہے اور اگر کسی کونے میں بھی کسی قسم کی ظلمت یا شرک و بدعت کا کوئی حصہ ہوتا ہے تو اس کی دعاؤں اور عبادتوں کو اس کے مونہہ پر الٹا مارتا ہے۔ اور اگر دیکھتا ہے کہ اس کا دل ہر قسم کی نفسانی اغراض سے اور ظلمت سے پاک و صاف ہے۔ تو اس کے واسطے رحمت کے دروازے کھولتا ہے۔ اور اسے اپنے سایہ میں لیکر اس کی پرورش

اخبار احمدیہ

مولوی عبدالستار صاحب کی طرف سے مالی امداد

سری پار ضلع پوری

قریباً پچاس اسلامی بستیوں میں ایک ایسا مقام ہے جہاں خاکسار ہی اکیلا احمدی تھا۔ ان ۵۰ بستیوں میں کبھی ہماری طرف سے انتظام کے ساتھ تبلیغ نہیں ہوئی تھی۔ خاکسار کی درخواست پر جناب مولوی عبدالستار صاحب ایم اے پریذیڈنٹ آل اڑیسہ احمدیہ ایسوسی ایشن ایک تبلیغی وفد کے ساتھ آئے۔ بعض مقامات پر تبلیغ کی گئی۔ جس کا اثر بہت اچھا ہوا۔ چند لوگوں نے بیعت بھی کر لی۔ یہ ۱۹۳۲ء کے ماہ مئی کا واقعہ ہے۔ اس سال بھی اس طریق پر یہاں تبلیغ کرنے کا انتظام زیر تجویز ہے۔ مگر اس علاقہ میں احمدیوں کی کوئی ایسی جگہ نہیں تھی۔ جسے تبلیغ کے لئے استعمال کیا جا سکے۔ ایک قطعہ زمین پسند کیا گیا۔ لیکن اس کی قیمت کا کوئی انتظام نہ ہو سکا۔

میں نے اڑیسہ کی بعض جماعتوں اور احباب کی خدمت میں درخواست امداد کی۔ مگر نتیجہ برآمد نہ ہوا آخر میں نے مولوی عبدالستار صاحب کو لکھا۔ تو آپ نے کل قیمت اپنے پاس سے عنایت فرما دی۔ اس طرح وہ زمین خرید لی گئی۔ اب تعمیر مسجد و رہائش گاہ وغیرہ کا سوال زیر غور ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور جملہ احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے پریذیڈنٹ مولوی عبدالستار صاحب کے مال و دولت۔ اور اخلاص میں برکت دے۔

خاکسار۔ کالے خان از سری پار۔

احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کا جلسہ

(۱) احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن گوجرانوالہ کا اجلاس ۲۲ر اپریل مسجد احمدیہ باغبانپورہ میں ہوا۔ لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی اور غیر مبائعین کا انکارِ خلافت کے موضوع پر دو تقریریں کی گئیں۔ اختتام پر ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم سکرٹری تبلیغ نے نوجوانوں کو ہدایات دیں۔

۲- ۲۴ر اپریل کو ینگ مین ایسوسی ایشن کا ایک تبلیغی وفد موضع چھچھر والی میں گیا۔ دو مولوی صاحبان سے مسئلہ وفات مسیح و اجرائے نبوت پر تبادلۂ خیالات ہوا جس کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ لیکن وہ کوئی جواب نہ دے سکے جس سے پبلک بہت متاثر ہوئی۔ واپسی پر راستے میں دو معزز غیر احمدیوں سے صداقت مسیح موعود پر بات چیت ہوئی جس کا ان پر کافی اثر ہوا۔ تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

خاکسار دین محمد پریذیڈنٹ ینگ مین ایسوسی ایشن گوجرانوالہ

خان بہادر چوہدری ابوالہاشم صاحب ایم اے کی حج سے واپسی

خان بہادر جناب چوہدری ابوالہاشم خانصاحب ایم۔ اے ۲۶ر اپریل ۱۲ بجے کی ٹرین سے حج بیت اللہ سے فارغ ہو کر واپس دارالامان تشریف لائے سٹیشن پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے۔ حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب اور دیگر احباب کی ایک کثیر تعداد نے ان کا استقبال کیا۔ اور بعض دوستوں نے ان کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے۔ ہم اس فریضہ کی ادائیگی زیارت بیت اللہ اور دیگر بابرکات دیگر انوار مقامات کی زیارت کی سعادت حاصل ہونے پر چوہدری صاحب موصوف کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ افریقہ کا بمبئی میں ورود

بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ مولوی نذیر احمد صاحب مبلغ مغربی افریقہ ۱۱ مئی کی صبح کو بمبئی پہنچیں گے۔ جماعت احمدیہ بمبئی کو اپنے مجاہد بھائی کا شاندار استقبال کرنا چاہئے۔ لمبے سفر کی وجہ سے مولوی نذیر احمد صاحب کسی قدر بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم یافتہ احمدی بے کار نوجوانوں کیلئے نادر اور زرّیں مواقع

جناب ناظر صاحب امور عامہ کی رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جماعت میں ایسے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ایک کافی تعداد ہے۔ جو بے کار اپنی عمر کی قیمتی گھڑیاں اس انتظار میں ضائع کر رہے ہیں۔ کہ انہیں کب کوئی نوکری ملتی ہے۔ مجھے ایسے مواقع کے متعلق معلومات پہنچی ہیں جن میں وہ اپنی عمروں کو مفت کی انتظار میں ضائع ہونے سے انشاء اللہ بچا لیں گے۔ میں ان کے لئے صرف ان نوجوانوں کو مخصوص کرونگا۔ جو دین سے سچی محبت رکھنے والے مخلص۔ اہل ہمت۔ مشقت برداشت کرنے والے اخلاق میں ممتاز احمدی ہوں گے۔ ایسے احمدی نوجوانوں کی درخواستیں مع مقامی پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیقی شہادت کے میرے نام جلدی بھیجدی جائیں۔ یہ دراصل کام امور عامہ کا تھا۔ مگر بعض وجوہات کی بناء پر اعلان ہذا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت میں اپنی طرف سے کر رہا ہوں۔ اور درخواستیں بھی مجھے ہی آنی چاہئیں۔ ذمہ وار کارکن تصدیق کرتے ہوئے مندرجہ بالا شرائط کی پابندی کریں۔

زرّیں مواقع جن کا مذکورہ بالا عنوان میں اعلان ہے۔ بیرونِ ہند۔ ممالک امریکہ۔ جرمنی۔ آسٹریلیا۔ جاپان وغیرہ میں ہیں۔ اس لئے ایسے نوجوان بری و بحری سفر کے لئے سرمایہ بھی رکھتے ہوں۔ کم از کم اتنا سامان و جسمانی طاقت و ہمت تو ہو۔ کہ پیدل بھی سفر کرنا پڑے۔ تو اس سے گھبرائیں نہیں۔ (ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان)

تقرر امیر

جماعت احمدیہ سرگودھا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مولوی محمد عبداللہ صاحب بوتالوی کو ۳۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک امیر مقرر فرمایا ہے

ناظر اعلیٰ۔ قادیان۔ ۳۰ر اپریل ۱۹۳۶ء

شکریہ

خداوند کریم کے فضل اور حضرت اقدس اور دوسرے بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل میں بحال ہو گیا ہوں۔ تمام دوستوں اور بزرگوں کا جنہوں نے میرے واسطے دعا کی۔ تہ دل سے ممنون ہوں۔

خاکسار رحمت اللہ فارشر از داتہ

درخواست ہائے دعا

(۱) ہمارے گاؤں میں پلیگ شروع ہو گئی ہے۔ اور یہاں احمدیوں کے صرف دو گھر ہیں۔ سب دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے حفظ و امان میں رکھے خاکسار:۔ ابراہیم از سماعیلہ ضلع گجرات

(۲) عاجز ایک مقدمہ میں مبتلا ہے۔ جو قریباً ۸ ماہ سے چل رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ پاک انجام بخیر فرمائے۔ (خاکسار انشاء اللہ خان از کوہری)

(۳) میرا نواسہ عزیز سلیم احمد ۶ اپریل سے بعارضہ خسرہ بیمار تھا۔ اب سام ہو گیا ہے دوست دعائے صحت کریں (خاکسار شیخ عبدالغنی پشاور شہر)

(۴) میری اہلیہ پر اچانک نمونیہ کا حملہ ہو گیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (خاکسار سید غلام صفدر۔ احمدی از خوردا)

دعائے مغفرت

میرا چچا زاد بھائی محمد نصر اللہ خان ۲۳ جیٹھ سمت ۱۹۸۹ (ب) کو بوقت ۸ بجے صبح اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔ مرحوم نے خواب کی بناء پر دو ہفتے ہوئے بیعت کی تھی۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۳۰	قادیان دارالامان مورخہ ۲ مئی ۱۹۳۳ء	جلد ۲۰

ہندوؤں کی جنگی تیاریاں

کیا مسلمان جسمانی تربیت کی طرف متوجہ نہ ہونگے

ہندوستان کے متعلق ہندوؤں کے خواب

تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ہندوؤں کے مشہور لیڈر ڈاکٹر مونجے نے ہندوؤں کو یہ تلقین کی تھی۔ کہ مسلمان اگر ہندوؤں کے ساتھ ان شرائط کے ماتحت سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ جو ہندو ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ کر خود ہی خالص قوم پرستی کے جذبہ کے زیر اثر ہندوستان ہندوؤں کو متحدہ قوم بنائیں۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ ہندو اپنی تعداد۔ اپنی تنظیم۔ اپنی دولت اور اپنے رسوخ کے مقابلہ میں مسلمانوں کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ وہ اپنے آپ کو اتنا مضبوط۔ اور اتنا طاقتور خیال کرتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو بالکل نظر انداز کر کے ہندوستان میں اپنی حکومت قائم کر لینے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ اور اس کے لئے کھلم کھلا تیاریوں میں مصروف ہیں۔

ڈاکٹر منجے کی تلقین

حال ہی میں ہندوؤں نے تربیت جسمانی کے متعلق کراچی میں جو کانفرنس منعقد کی۔ اور جس میں ہندوستان کے ہر علاقہ کے بڑے بڑے ہندو لیڈر شریک ہوئے۔ اس میں ڈاکٹر مونجے نے بحیثیت صدر ہندوؤں کو یہ تلقین کی ہے کہ

"اگر وہ سوراج حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور حاصل کرنے کے بعد اس پر قبضہ قائم بھی رکھنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں بھیڑیں بنکر رہنے سے کامیابی نہیں ہوگی۔ ہندو مہا سبھا کا فرض ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کو شیروں کی شکل میں بدل دے۔ تاکہ وہ اپنے ملک میں جس طرح چاہیں۔ امن کے ساتھ رہ سکیں۔ اور کوئی ان کے حقوق پر حملہ کرنے کا حوصلہ نہ کر سکے"۔

مسلمان غور کریں

ہندوستان کی وہ اقلیتیں اور خاص کر مسلمان جو ہندوؤں کی آنکھوں میں خار کی طرح کھٹکتے ہیں۔ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ اس وقت تک ان کے ساتھ ہندوؤں کی طرف سے جو سلوک کیا جا رہا ہے اور جس کی وجہ سے وہ نالاں ہیں۔ اس کا ارتکاب جب ایک غیر ملکی حکومت کی موجودگی میں۔ اور ہندوؤں کے اپنے آپ کو بھیڑیں قرار دینے کی صورت میں کیا جا رہا ہے۔ تو اس سلوک کی کیا نوعیت ہوگی جبکہ ہندو سوراج حاصل کر کے شیروں کی شکل اختیار کر لیں گے۔ اور ان کے پیش نظر یہ بات ہوگی۔ کہ اپنے ملک میں جس طرح چاہیں امن کے ساتھ رہ سکیں"۔

پڑوسی کو ڈرانے کی تیاری

اپنی تلقین کی مزید تشریح کرتے ہوئے ڈاکٹر مونجے نے کہا:

"جس سوسائٹی میں جسمانی طاقت اور خود داری کا مادہ نہیں ہوتا۔ اس کے پڑوسی کبھی اس کی عزت نہیں کرتے۔ اور جس سوسائٹی کی دوسرے عزت نہیں کرتے۔ اور جس سے دوسرے پڑوسی ڈرتے نہیں۔ وہ ہمیشہ کمزور اور محکوم رہتی ہے"۔

گویا ہندوؤں کی جسمانی طاقت اور خود داری میں اضافہ اس لئے کیا جا رہا ہے۔ کہ ان کے پڑوسی ان سے ہر وقت ترساں و لرزاں رہیں۔ ہندو جس طرح چاہیں۔ ان کے ساتھ سلوک کریں۔ مگر انہیں دم مارنے کی جرأت نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو جائے گی۔ تو ہندوستان میں ہندوؤں کی عزت قائم ہوگی۔ وہ حاکم قرار پائیں گے۔ اور ان کے پڑوسی کمزور و بے کس ہو کر ان کے محکوم ہونگے۔

مؤثر سزا دینے کا انتظام

یہ ہے وہ غرض جس کے لئے ہندو اپنی اصلی حالت کو جو صحیح معنوں میں بھیڑیئے سے مشابہ ہے۔ بھیڑ کی مانند قرار دے کر اب شیر بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور اسے اہم ترین سوال قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر مونجے نے کہا:۔

"مہا سبھا کے سامنے اہم ترین سوال یہ ہے۔ کہ آیا ہندو شیر بن کر رہیں گے۔ یا بکری بنکر۔ اور یا وہ شیر بن کر خود بھی زندہ رہیں گے۔ اور دوسروں کو بھی زندہ رہنے دیں گے۔ اور ساتھ ہی اپنے حقوق میں مخل ہونے والوں کو مؤثر سزا دیں گے۔ یہ اصلی سوال ہے۔ اور کم از کم ہندو قوم کے لئے اہم ترین سوال ہے۔ قوم کی زندگی اور موت کا اسی سوال پر انحصار ہے"۔

جنگی سپرٹ پیدا کرنا

اس سوال کو حل کرنے اور دوسروں کو مؤثر سزا دینے کے لئے شیر بننے کا طریق یہ بتایا گیا ہے۔ کہ

"ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ تمام ہندو قوم میں عموماً اور غیر جنگی کہے جانے والے طبقوں میں خصوصاً جنگی سپرٹ کو دوبارہ پیدا کیا جائے"۔

اس کے لئے کئی ایک عملی تجاویز بتائی گئی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ ان تجاویز پر عرصہ سے ہندو عمل کرتے چلے آ رہے ہیں۔ روز بروز انہیں وسیع کرتے جا رہے ہیں۔

مسلمانوں کی غفلت

جسمانی اور دماغی لحاظ سے طاقت پیدا کرنا ہر قوم کا حق ہے۔ لیکن وہ قوم جو پہلے ہی بھیڑ کے لباس میں بھیڑیوں کا کام کر رہی ہو۔ جب اپنی ساری سرگرمیاں بھیڑیئے سے شیر بننے کے لئے شروع کر دے۔ ملک میں جو بدامنی اور تباہی رونما ہو سکتی ہے۔ ظاہر ہے۔ پھر جب اس کے مد نظر یہ مقصد ہو۔ کہ وہ جس طرح چاہے۔ دوسروں کو مؤثر سزا دے سکے۔ تو ان اقوام کا جو پہلے ہی ہر پہلو سے کمزور اور ناتواں ہوں۔ غفلت میں پڑے رہنے کی وجہ سے جو حشر ہو سکتا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ ہندوؤں کے مد نظر جنگی سپرٹ پیدا کرتے ہوئے۔ اور شیر کی حیثیت اختیار کرتے ہوئے سب سے پہلے جو لوگ ہیں۔ وہ مسلمان ہیں۔ انہی کے خلاف ساری جنگی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔ انہی کو کچلنے کے لئے جنگی سپرٹ پیدا کی جا رہی ہے۔ اور انہی کو مؤثر سزا دینے کے لئے شیر بننے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ مسلمان یہ سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہوئے مدہوش پڑے ہیں۔ اور انہیں اپنی حفاظت کا کوئی خیال نہیں۔ وہ جسمانی تربیت سے بالکل غافل ہیں۔ ان میں کوئی تنظیم نہیں۔ اور نہ تنظیم قائم کرنے کا کسی کو خیال ہے۔

جماعت احمدیہ اور تربیت جسمانی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسلمانوں کی اس پہلو سے غفلت اور لاپرواہی دیکھتے ہوئے۔ اور مسلمانوں میں تربیت جسمانی کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے گزشتہ سال سے اپنی جماعت میں اس کے متعلق انتظام فرمایا ہے۔ اور یہ ضروری قرار دیا ہے کہ ۱۶ تا ۲۵ سال کے ہر احمدی کے لئے احمدیہ کور میں بھرتی ہونا لازمی ہے

...سے زائد عمر کے اصحاب اگر چاہیں۔ تو انہیں بھی بھرتی کیا جا سکتا ہے۔ اسی سلسلہ میں مرکز سلسلہ میں ایک ٹریننگ کلاس جاری کی گئی۔ تاکہ بیرونی جماعتوں کے نوجوانوں کو جو اپنے اپنے مقام پر جا کر جماعتوں کی تربیت جسمانی کے ذمہ وار ہوں۔ اور اس تحریک کو وسعت دے سکیں۔ ضروری امور سکھائے جائیں ؛

مرکزی جماعت کے تمام احمدیوں کو احمدیہ کور کا ممبر قرار دیا گیا۔ اور سب کے لئے ایک قسم کی یونی فارم تجویز کی گئی۔ ان کی جسمانی تربیت کے متعلق ضروری انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس طرح یہ تحریک خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں وسعت اختیار کر رہی ہے۔ دُوسرے مسلمان بھی جو اس میں شریک ہونا چاہیں۔ ان کے لئے اجازت ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے۔ کہ ہر جگہ اس قسم کی تحریکیں جاری کریں۔ اور نوجوانوں کی جسمانی تربیت کے متعلق ضروری انتظامات کی طرف متوجہ ہوں ؛

سندھ کے ہندو اور دیوناگری

سندھ کے علیٰحدہ صُوبہ مقرر ہونے کی مخالفت میں ہندو ناکام رہنے کے بعد اب اس کوشش میں ہیں۔ کہ وہاں کے ہندوؤں میں بھی مسلمانوں کے خلاف وہی زہر بھر دیں۔ جو دوسرے صُوبوں کے ہندوؤں میں پایا جاتا ہے۔ اور اس طرح صُوبہ سندھ میں فتنہ ہندو اور لڑائی جھگڑے کی آگ بھڑکا دیں ؛

اس کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دی گئی ہے۔ اور ہندو اخبارات یہ تحریک کر رہے ہیں۔ کہ سندھ کے ہندو عربی حروف میں اپنی زبان لکھنے کی بجائے دیوناگری حروف میں لکھنا شروع کر دیں۔ کیوں اس لئے "کہ عربی حروف کو چھوڑنا۔ اور دیوناگری حروف کو اختیار کرنا ہندوپن کی طرف اور ہندوستانیت کی طرف آنا ہے"۔ اخبار "ملاپ" (۲۵ر اپریل) نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ

"مجھے امید ہے۔ کہ سندھی ہندو اس طرف پُوری توجہ دیں گے۔ اور اس عربی کے بھُوت کو ہندو گھروں سے نکال دیں گے"۔

سمجھ میں نہیں آتا۔ جو ہندو اخبارات اسی "عربی کے بھُوت" کے صدقے قائم ہیں۔ اور عربی حروف میں شائع ہوتے ہیں۔ انہیں سندھی ہندوؤں کو یہ کہنے کا کیا حق ہے۔ کہ وُہ دیوناگری حروف کی مصیبت میں پڑیں۔ جن کے ذریعہ سندھی زبان کا صحیح تلفظ ادا ہونا محال ہے۔ "ملاپ" وغیرہ پہلے خود کیوں دیوناگری جامہ نہیں پہنتے ؛

دراصل یہ تلقین سندھ کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو بگاڑنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ اور اگر سندھی ہندوؤں نے دُور...

سندھ کے مسلمانوں سے

"ملاپ" کا بیان ہے۔ کہ

"سندھ کے ہندو پیروں۔ اور قبروں۔ اور مجاوروں کے اتنے مرید ہیں۔ کہ شک ہونے لگتا ہے۔ کہ آیا ہندو بھی ہیں یا نہیں۔ سندھ کی ہندو کلچر پر ان مسلم پیروں اور مریدوں کی قبروں نے بھاری اثر ڈال رکھا ہے"۔

اس کے خلاف ہندوؤں کو سخت جد و جہد کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ اور ہمیں خطرہ ہے۔ کہ یہ تحریک بھی سندھ کے ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو بگاڑ نہ دے۔ اس کی ذمہ داری جہاں فتنہ انگیز ہندوؤں پر عائد ہوگی۔ وہاں پیر اور ان کے مرید بھی بری الذمہ نہیں ٹھیرائے جا سکتے۔ اگر یہ لوگ اس وقت تک ہندوؤں کو جنہیں مسلمان بزرگوں کے ساتھ دلی عقیدت چلی آتی ہے۔ قبر پرستی سکھانے کی بجائے اسلام کی تعلیم سے واقف کرتے۔ اور ان پر اسلام کی خوبیاں ظاہر کر کے انہیں حلقہ بگوش اسلام بنا لیتے۔ تو آج سندھ میں جو فتنہ پیدا کرنے کی ہندو کوشش کر رہے ہیں اس کا امکان باقی نہ رہتا۔ اب بھی وقت ہے۔ کہ سندھی مسلمان اس طرف متوجہ ہوں۔ اور ایسے لوگ جن کے متعلق خود ہندوؤں کو شک ہے۔ کہ وُہ ہندو ہیں۔ یا نہیں۔ انہیں اسلام کے شیدائی بنائیں۔

"زمیندار" کا "مسیحائے زمان"

خدا کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف "زمیندار" اور مولوی ظفر علی صاحب نے بدگوئی۔ اور بے ہودہ سرائی جس انتہائی حد کو پہونچا دی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن وُہ "مسیحائے زمان" جس کی اطلاع اس نے اپنے ناظرین کو ۱۳- اپریل کے پرچہ میں دی ہے۔ اس کے متعلق سارا بیان تو بوجہ اس کے کہ ایسے الفاظ سے پُر ہے جن کو اپنے اخبار میں درج کرنا ہم اخلاقی جرم سمجھتے ہیں۔ شائع نہیں کر سکتے البتہ اتنا بتا دینا چاہتے ہیں۔ "زمیندار" کا "مسیحائے زمان" اسی کے الفاظ میں "سفید ریچھ۔ اور شیر کے اعضاء خاص۔ اور خون سے حاصل کیا جاتا ہے"۔ اور "گولڈن سٹور چنیوٹ" سے صرف دو دو روپے پر ہر شخص کو حاصل ہو سکتا ہے ؛

کس قدر شرم کا مقام ہے۔ کہ وُہ پاک وجود جسے خدا تعالےٰ نے مخلوق کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا جسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام بھیجا۔ جس نے اسلام کی خدمت گزار۔ اور جان نثار جماعت قائم کی۔ جس کے خدام ساری دُنیا میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اس کے متعلق تو "زمیندار" گندے سے گندے الفاظ استعمال کرنا۔ اور انتہائی غیظ و غضب دکھانا اپنا کمال سمجھے۔ مولوی ظفر علی یہاں تک اعلان کرتا ہوا نہ شرمائے۔ کہ

"میں نے دجّال قادیانیت کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے جو زبان کھولی ہے۔ وُہ انشاء اللہ زندگی کے آخری سانس تک کھلی رہے گی۔ میاں بشیر الدین محمود کو بتا دیا جائے۔ کہ وُہ مجھ کو قید کرا کے میری زبان کو اعلاءِ کلمۃ الحق سے نہیں روک سکتے۔ میں تین سال کے بعد بھی قید سے رہا ہو کر آؤں گا۔ تو میری زبان سے وُہی آواز نکلے گی۔ جو آج تمام دُنیا میں سُنی جا رہی ہے"۔

(زمیندار ۲۱ر اپریل)

لیکن ادھر "مسیحائے زمان" دو دو روپے پر فروخت ہونے کا اعلان کیا جائے۔ اور اتنا بھی خیال نہ کیا جائے۔ کہ اس طرح اس مسیح موعود کی شخصیت کی جس کی آمد کا خود ابھی تک "زمیندار" منتظر ہے۔ اور وُہ تمام مسلمان منتظر ہیں۔ جنہوں نے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول نہیں کیا۔ کتنی بڑی تحقیر اور تذلیل کا ارتکاب کر رہا ہے ؛

ہندو بیواؤں کو شادی کی اجازت

مہاراجہ بہادر جموں و کشمیر نے حال ہی میں یہ اعلان کیا ہے۔ کہ

"ہندوؤں میں آپس میں کوئی دوھوا بواہ ناجائز تصوّر نہیں کیا جائے گا۔ اور اس شادی سے جو بچے پیدا ہونگے۔ وُہ قانونی طور پر جائز قرار دیئے جائیں گے۔ چاہے ہندو قانون یا روایات اس کے برخلاف ہی ہوں"۔

اس پر قریبًا تمام آریہ اخبارات نے خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔ اور "پرکاش" (۲۰- اپریل) نے تو لکھا ہے:-

"مہاراجہ صاحب نے یہ اعلان صادر فرما کر اپنی ریاست کی ہندو رعایا پر ایک بڑی ہی مہربانی کی ہے"۔

اس بارے میں ہمارا بھی "پرکاش" سے اتفاق ہے۔ لیکن گزارش صرف یہ ہے۔ کہ کیا ہندو دھرم اور ہندو روایات پر بھی یہ مہربانی کی گئی ہے۔ راسخ الاعتقاد قدامت پسند سناتنی تو الگ رہے۔ خود آریوں کے رشی دیانند نے بھی بیواؤں کی شادی کی اجازت نہیں دی۔ ان حالات میں دوھوا بواہ کی اجازت پر خوشی منانا صاف ظاہر کرتا ہے۔ کہ ہندو دھرم کے احکام کو بدل دینے میں وُہ کوئی حرج نہیں سمجھتے ؛

اسی سلسلہ میں اگر ہم یہ گزارش کریں۔ تو بے جا نہ ہوگا۔ کہ ہندوؤں کے رستہ میں مذہب تبدیل کرنے اور خاص کر مسلمان ہونے کی صورت میں جو مشکلات پیش کی جاتی ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو عدی جائداد سے اس لئے محروم کر دیا جاتا ہے۔ کہ ہندو روایات اس طرح کرنے کے لئے کہتی ہیں۔ اس کے متعلق بھی مہاراجہ بہادر کو منصفانہ اعلان کرنا چاہیئے ؛

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

۲۰ اپریل ۱۹۳۳ء

بعد نماز عصر

مقامِ محبت پہلے ہے یا مقامِ معرفت

مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی نے عرض کیا۔ مقام محبت پہلے ہے یا مقام معرفت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ یہ تو ایسا ہی سوال ہے۔ جیسا کہ یہ سوال پیش کیا جاتا ہے۔ کہ انڈا پہلے ہے یا مرغی۔ دراصل نہ محبت پہلے قرار دی جاسکتی ہے نہ معرفت۔ کیونکہ کبھی محبت پہلے ہوتی ہے۔ اور کبھی معرفت پہلے۔ کبھی معرفت کا کوئی درجہ پہلے ہوتا ہے اور کبھی محبت کا کوئی درجہ پہلے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کہ نبی کے وجود میں خدا تعالیٰ کی محبت رحم مادر میں ہی ڈالی جاتی ہے۔ اس وقت معرفت نہیں ہوسکتی۔ لیکن ایک نومسلم کو پہلے توحید اور دیگر اسلامی عقائد سکھائے جائیں گے اور اس طرح اس کے دل میں معرفت پیدا کی جائے گی۔ اس کے بعد اس کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔ غرض یہ دونوں چیزیں آگے پیچھے چلتی ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی مثال دی ہے۔ فرمایا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پھر الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ الرحمٰن الرحیم سے بات شروع ہوتی ہے پھر الحمد للہ رب العالمین کے بعد الرحمٰن الرحیم کہنے کا مقام آجاتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کے کلام اور اس کی وحی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت اس کی دستگیری کرتی ہے۔ اس کے بعد اسے جب خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ کی رحمانیت اور رحیمیت اس کے لئے آتی ہے۔ اور اس طرح یہ چکر چلتا رہتا۔ اور انسان کو اعلیٰ مقام پر لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ جس جگہ سے روحانیت سے تعلق رکھنے والا چکر شروع ہوتا ہے۔ (یہ چکر کسی کے لئے محبت سے شروع ہوتا ہے۔ اور کسی کے لئے معرفت سے۔ یہ بات انسان کی ذاتی حالت پر منحصر ہوتی ہے۔ کہ اس کا چکر محبت سے شروع ہو۔ یا معرفت سے۔) اس سے آگے دوسرا مقام آجائے گا۔ یعنے جس کا چکر محبت سے کے مقام سے شروع ہوگا اس کے لئے اگلا مقام معرفت کا آجائے گا اور جسکا چکر معرفت سے شروع ہوگا۔ اس کے لئے اگلا مقام محبت کا آجائے گا۔ اور اس طرح یہ چکر جاری رہیگا۔ ایک کے بعد دوسرا مقام آتا رہیگا۔ خدا تعالیٰ سے تعلق رکھنے والی باتیں دوری ہوتی ہیں یعنے ان کا دور جاری رہتا ہے۔ کیونکہ اس راستہ میں کوئی مقام کھڑا ہونے کا نہیں۔ بلکہ آگے ہی آگے چلنے کے لئے رستہ کھلا ہوتا ہے۔

بقا پہلے ہے یا فنا؟

اسی طرح بقا اور فنا کا حال ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں فنا ہونے کی خواہش اسی وقت پیدا ہوگی۔ جب انسان اپنی حالت کے مطابق تکمیل کے ایک درجہ تک پہنچ جائیگا۔ اور جو خدا تعالیٰ کے رستہ میں فنا ہوگا اسے یقیناً بقا حاصل ہوگی۔ اس بقا کے بعد اسے پھر خواہش ہوگی۔ کہ جس خدا نے مجھ پر اتنا بڑا فضل کیا ہے۔ اور اتنا بڑا انعام دیا ہے۔ کہ مجھے بقا حاصل ہوگئی ہے۔ اس کے رستہ میں پھر مروں

مولوی امام الدین صاحب۔ جب بقا حاصل ہوجائیگی تو پھر وہ کیوں مرنے کی خواہش کرے گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اگر پھر اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے لئے مرنے کی خواہش نہ پیدا ہوگی۔ تو وہ عبد شکور نہ ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔ کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے ذنب معاف کردیئے ہیں۔ پھر آپ کو اس قدر عبادت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کہ عبادت میں کھڑے کھڑے آپ کے پاؤں متورم ہوجاتے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا میں عبد شکور نہ بنوں۔ پس اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے بقا کا ایک درجہ ملنے کے بعد کسی کو اس کی راہ میں پھر فنا ہونے کی خواہش نہ پیدا ہوگی تو وہ کمال کو نہیں پہنچا ہوگا۔ روحانی تکمیل کے معنی یہ ہیں۔ کہ انسان میں خدا تعالیٰ کے متعلق پروانہ کی حالت پیدا ہوجائے اور پروانہ کی خواہش یہی ہوتی ہے۔ کہ شمع پر جلتا رہے۔ اگر ایک دفعہ جلنے کے بعد پروانہ پھر زندہ ہوجائے۔ تو پھر وہ شمع پر جلنے سے باز نہ رہے گا۔ بلکہ پہلے کی طرح ہی اس پر فنا ہوجائیگا

پس جس کے دل میں یہ خواہش نہ پیدا ہو۔ کہ خدا کے لئے مرے وہ عبد شکور نہیں ہوسکتا۔ اور اگر اس نے فنا حاصل کرلی ہو۔ تو خدا تعالیٰ اس کا احسان اپنے اوپر نہیں بلکہ اسے بقا عطا کرے گا۔ کیونکہ اگر سچی فنا کے بعد بقا نہ ہو۔ تو کہنا پڑیگا۔ کہ انسان نے خدا کے لئے سچے دل سے عمل کیا۔ مگر اس کا بدلہ خدا تعالیٰ نہ دے سکا۔ اور اس طرح بندہ کا خدا پر احسان ہوگا۔ لیکن خدا تعالیٰ کسی کے احسان کا قائل نہیں۔ وہ ہر فعل کا بڑھ چڑھ کر بدلہ دیتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ فنا کے بعد ضرور بقا عطا کرتا ہے۔ اور جسے سچی بقا حاصل ہو اس کے بعد پھر فنا کی خواہش کرے گا۔ اور جب وہ خدا کے لئے اپنے اوپر فنا وارد کرے گا۔ تو خدا تعالیٰ پھر اسے بقا عطا کرے گا۔ پھر وہ فنا ہوگا۔ اور پھر اسے بقا حاصل ہوگی۔ اور یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ اور کبھی ختم نہیں ہوتا۔ یعنی فنا کے بعد بقا۔ بقا کے بعد فنا۔ پھر فنا کے بعد بقا حاصل ہوتی رہتی ہے بدر کے شہدا کی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی حالت بیان فرمائی۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ سے خواہش ظاہر کی کہ ہمیں زندہ کیا جائے۔ تاکہ ہم پھر تیری راہ میں جان دیں۔ پھر زندہ کیا جائے۔ اور پھر جان دیں۔

بعض جھوٹے صوفیا نے اس وجہ سے مسلمانوں کو تباہ کردیا کہ انہوں نے کہا۔ مقام فنا کے بعد مقام بقا حاصل ہوجاتا ہے۔ اور پھر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ ایسے مسلمان خیال میں بقا حاصل کرلینے کے بعد بیٹھ جاتے ہیں۔ اور روحانی ترقی کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتے۔ ایک دفعہ ایک شخص میرے پاس آیا اور آکر کہنے لگا۔ میں ایک چھوٹا سا سوال پوچھنا چاہتا ہوں میں نے کہا۔ پوچھو۔ اس نے کہا۔ اگر ایک شخص اپنے دوست سے ملنے کے لئے کشتی پر سوار ہوکر جائے۔ تو کنارے پر پہنچ کر کشتی میں ہی بیٹھا رہے۔ یا اتر پڑے۔ اس نے سمجھا۔ جو بات اس کے مدنظر ہے۔ اس کی طرف میرا خیال نہ جائیگا۔ اور میں کہدوں گا کہ اسے اتر پڑنا چاہیئے۔ اس پر وہ کہدیگا۔ جو خدا تعالیٰ تک پہنچ جائے۔ اسے شریعت کے احکام پر عمل کرنے اور نمازیں پڑھنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان اعمال کی غرض تو خدا تک پہنچنا ہے جب وہ خدا تک پہنچ گیا۔ تو پھر اسے کیا ضرورت ہے۔ کہ وہ اعمال بجا لاتا رہے۔ مگر میں نے اس کا مطلب سمجھ لیا۔ میں نے کہا۔ اگر دریا محدود ہے۔ تو اتر پڑے گا۔ اور اگر غیر محدود ہے۔ تو جب اتر اور با ... اب اس کے لئے مشکل تھا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کو محدود قرار دیتا۔ اور غیر محدود ہونے کی حالت میں اس کا سوال باطل ہوجاتا تھا۔ میرا جواب سنکر کہنے لگا۔ اچھا یہ بات ہے۔ میں نے کہا ہاں یہی بات ہے۔ کہ غیر محدود دریا میں جو شخص کشتی پر سوار ہوکر جا رہا ہوگا۔ وہ جب بھی اترے گا۔ ڈوبیگا۔ یہ سنکر وہ چپ ہوگیا۔

دراصل ایسے لوگوں نے غلط اصطلاحیں بنائی ہوئی ہیں [illegible] اس قسم کی اصطلاحیں ایسے لوگوں کی طرف بھی منسوب کی ہیں۔ جو [illegible] اور خدا رسیدہ تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] یہ اصطلاحیں اسی طرح منسوب کر دی گئیں ہیں۔ جس طرح [illegible] سننے والے کسی کند ذہن کو صرف [illegible] کے الفاظ یاد رہ جائیں۔ اور ان کی جو تشریح میں نے کی وہ اسے بھول جائے۔ اسی طرح ان بزرگوں کے اقوال بیان [illegible] والوں کو صرف فنا اور بقا یاد رہ گیا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا [illegible] کے بعد بقا کا مقام حاصل ہو جاتا ہے۔ اور جب بقا حاصل [illegible] تو پھر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس طرح انہوں [illegible] لوگوں کو عمل سے محروم کر کے تباہ کر دیا۔

ایسے لوگ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ فلاں شخص مقام فنا پر ہے [illegible] مقام بقا پر۔ حالانکہ مستقل فنا کا کوئی مقام ہے۔ اور نہ بقا کا۔ بلکہ فنا اور بقا کا لا متناہی سلسلہ چل رہا ہے۔ جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔ [illegible] یہ باتیں چھوٹی چھوٹی نظر آتی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی تباہی [illegible] ایسی باتوں نے مسلمانوں کی قوت عمل۔ کوشش [illegible] کی امنگ کو مار دیا ہے۔ انہوں نے یہ نہیں سمجھا۔ کہ انسان [illegible] روحانی ترقیات کا تعلق خدا تعالے سے ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ [illegible] محدود ہے۔ تو انسان کی روحانی ترقیات کس طرح محدود ہو سکتی [illegible] وہ اس دنیا میں روحانی ترقی کے متعلق انسانی طاقتوں کو [illegible] نظر رکھ لیتے ہیں۔ اور سمجھ لیتے ہیں۔ کہ جب کوئی انسان [illegible] ترقی نہیں دے سکتا۔ تو خدا تعالے کس طرح دے سکتا [illegible] اور اگلے جہان کو وہ عیاشی کا مقام سمجھتے ہیں۔ وہاں ان [illegible] سوائے عیاشی کے انسان کچھ نہ کرے گا۔ اس لئے [illegible] یہ نہیں سمجھتے۔ کہ اس زندگی میں بھی انسان روحانی ترقی کر سکتا [illegible] اس وجہ سے وہ انسان کی روحانی ترقی کو محدود قرار دے لیتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کی تعلیم کی رو سے اصل عمل کی جگہ وہی ہے۔ یہاں [illegible] انسان اعمال کرتا ہے۔ لیکن یہاں اس کے ساتھ گرنے کا خطرہ [illegible] ہو سکتا ہے۔ کہ ایک وقت ایک شخص کو ایک روحانی درجہ حاصل ہو۔ لیکن وہ اپنے نقص کی وجہ سے اس درجہ پر قائم [illegible] اور اس سے نیچے گر جائے۔ لیکن اگلے جہان میں یہ خطرہ نہیں۔ وہاں ترقی ہی ترقی ہے۔ اس دنیا کے اعمال کا ثمرہ قرآن کریم [illegible] لقاء اللہ بتایا گیا ہے۔ اور حدیثوں میں آتا ہے۔ کہ وہ شخص جس نے اچھے اعمال کئے ہوں گے۔ وہ ان کے نتیجہ میں دوسری زندگی میں خدا تعالے کا دیدار کرے گا۔ اور خدا تعالے کو اپنے سامنے دیکھے گا۔ اس کے بعد جو اعمال کرے گا۔ ان کے نتیجہ میں ترقی ہی ترقی کرتا جائے گا۔ دوسرے یہاں منافست ہے۔ وہاں منافست نہیں۔ یہاں جو روحانیت کے لحاظ سے دوسروں سے پیچھے ہے۔ وہ آگے ہو سکتا ہے۔ مگر وہاں جو جس درجہ پر ہو گا۔ دوسروں کے مقابلہ میں اسی پر رہے گا۔ اسے کوئی پیچھے نہیں ڈال سکے گا۔ مثلاً یہاں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ سے بڑھ گئے۔ اور یہ ممکن تھا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ اس دنیا کی زندگی کے ختم ہونے سے پہلے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ سے بڑھ جاتے۔ لیکن جب وہ وفات پا گئے۔ تو ان کے درجے مقرر ہو گئے۔ اب اگلے جہان میں وہ آگے پیچھے نہیں ہو سکتے۔ باقی رہی سعی عمل اور کوشش سو وہ وہاں بھی جاری ہے۔ جس طرح یہاں تھی۔ قرآن کریم سے یہ بات ثابت ہے۔ کہ جو درجے اس دنیا میں قائم ہوں گے۔ وہ اگلے جہان میں قائم رہیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں وہاں کے متعلق آتا ہے۔ کہ وہاں تکان نہ ہو گی۔ تھکا دینے والی جد و جہد انسان اسی وقت کرتا ہے۔ جب وہ دوسروں سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح وہ اپنا سارا زور اور ساری قوت صرف کر کے چور چور ہو جاتا ہے۔ مگر وہاں کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ حالت نہ ہو گی۔ ہر ایک کے لئے رستہ مقرر ہو گا۔ جس پر وہ دوسروں سے آگے بڑھنے کے خیال کے بغیر چلتا جائے گا۔ اور اسے تکان نہ ہو گی ؛

صدیق شہید اور صالح کے مدارج

مولوی امام الدین صاحب کیا صدیق اور شہید اور صالح میں فرق ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ شہید صدیق نہیں ہوتا صدیق شہید بھی ہوتا ہے۔ ہر نبی صدیق شہید اور صالح ہوتا ہے۔ ہر صدیق شہید اور صالح ہوتا ہے۔ ہر شہید صالح ہوتا ہے من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین میں جس شہید کا ذکر ہے۔ اس سے صرف وہ شہید مراد نہیں۔ جو جہاد میں مارا جائے۔ بلکہ روحانی درجہ مراد ہے۔ جسے روحانی حیات کے مقام پر پہنچا دیا جائے۔ وہ شہید ہوتا ہے۔ صالح وہ ہوتا ہے جس میں روحانی ترقی کرنے کی قابلیت پیدا ہو جائے۔ گویا اسے خدا تعالے سے تعلق قائم کرنے کی مناسبت پیدا ہو جاتی ہے شہید وہ ہوتا ہے۔ جسے اس مناسبت کے نتیجہ میں خدا تعالے کے سامنے لا کر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ گویا عاشق اپنے معشوق سے مل جاتا ہے۔ صدیق وہ ہوتا ہے۔ جو اس مقام کو تعلق انس اور موافقت کی وجہ سے حاصل کر لیتا۔ جہاں کہ وہ نبی سے پیوست ہو جاتا ہے۔ غرض صالح کا تو بالواسطہ طور پر خدا تعالے سے تعلق ہوتا ہے وہ تعلق نبی اور مامور کے ذریعہ اور اس کی وساطت سے ہوتا ہے لیکن شہید ہوتا ہے۔ کہ براہ راست بھی اسے خدا تعالے کی صفات کا علیٰ قدر مراتب مشاہدہ ہو جاتا ہے۔ یعنی اسے الہام وحی اور رویا ہونے لگتے ہیں۔ اس سے اوپر کا مقام صدیق ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایسے مقام پر پہنچ گیا۔ کہ صاحب راز بن گیا۔ شہید کا درجہ درباری کا ہوتا ہے۔ اور درباری ضروری نہیں۔ کہ رازوں سے واقف ہو۔ لیکن صدیق ضروری ہے۔ کہ ایک حد تک صاحب راز ہو۔ اور نبی وہ ہوتا ہے۔ جس کے سپرد خدا تعالے رازوں کا بستہ کر دے۔ اور اسے لوگوں کو راز بتانے کے لئے مقرر کرے۔ نبی کے معنی ہی خبر دینے والے کے ہیں۔ دراصل ان الفاظ کے اندر ہی ان کے کام بتا دیئے گئے ہیں۔ نبی تو گویا خدا تعالے کا سکرٹری ہوتا ہے۔ خدا تعالے اس کے ذریعہ دنیا کو راز بتاتا ہے۔ صدیق اس مقام پر تو نہیں ہوتا۔ کہ خدا تعالے کی طرف سے آنے والے راز اس کے لئے مخصوص کر دیئے جائیں۔ مگر خود اسے ایک حد تک رازوں سے واقف کیا جاتا ہے۔ اسے صرف مقام قرب حاصل ہوتا ہے۔ عہدہ حاصل نہیں ہوتا۔ جیسا کہ بادشاہوں کے درباروں میں مشیر ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے راز بیان کئے جاتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ فرض نہیں ہوتا۔ کہ دوسروں کو ان رازوں کی اطلاع دیں شہید درباری ہوتا ہے لیکن اسے دربار میں رسائی حاصل ہوتی ہے۔ اسے رازوں سے واقف نہیں کیا جاتا۔ شاہی درباروں کے چپڑاسی بھی وہاں موجود ہوتے ہیں۔ مگر انہیں شاہی رازوں سے تعلق نہیں ہوتا ؛

خلافت کے مدارج

مولوی امام الدین صاحب۔ خلافت بھی صدیقیت ہے ؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ خلافت کے مختلف درجے ہیں۔ کوئی خلیفہ نبی ہو گا۔ کوئی خلیفہ صدیق۔ کوئی شہید اور کوئی صالح۔ خلافت کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کو ایک سخت غلطی لگی۔ اور وہ یہ کہ لوگ سمجھ لیتے ہیں۔ ہمارا سب بار ایک شخص پر پڑ گیا۔ جو خلیفہ ہے۔ حالانکہ خدا تعالے نے ہر مومن کو خلیفہ بنایا ہے۔ کلکم راع و کلکم مسئول عن رعیتہ ہر مومن اپنے دائرہ میں خلیفہ ہے۔ عہدہ والی خلافت تو ایک ہی کے لئے ہوتی ہے۔ لیکن عہدہ کے بغیر خلافت ہر مومن کو حاصل ہے۔ اور ہر خلیفہ کو یہ درجے حاصل ہو سکتے ہیں

مولوی امام الدین صاحب جو نبی ہو۔ وہ ضرور خلیفہ ہوتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ ہاں وہ خدا کا خلیفہ ہوتا ہے۔ خلیفۃ اللہ فی الارض

مولوی امام الدین صاحب نبی کے معنے

خبر دینے والے کے ہیں۔ مگر جو نبی صاحب شریعت نہ ہو۔ وہ کیا خبر دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ ہر نبی پر خدا تعالے کی طرف سے غیب ظاہر ہوتا ہے۔ نبی یا تو کتاب لائے گا۔ یا کتاب کے اسرار اس پر کھولے جائیں گے۔ کوئی نبی نہیں ہو سکتا جس پر خدا تعالے کے غیب کے خزانے نہ کھولے جائیں۔ جتنے آئے۔ ان کا کام دو میں سے ایک صورت پر مشتمل تھا۔ ایک قسم کے انبیاء کا آنا خدا کا آنا قرار دیا گیا۔ یعنے وہ خدا تعالے کا قانون جاری کریں گے۔ اور شریعت لائیں گے۔ دوسری قسم کے انبیاء کا آنا بیٹے کا آنا بتایا۔ جس طرح بیٹا اپنا قانون نہیں جاری کرتا۔ بلکہ باپ کے قانون کا نفاذ کرتا ہے۔ اسی طرح وہ انبیاء تھے۔ یعنی شریعت نہ لانے والے۔ بلکہ پہلی شریعت کو ہی نافذ کرنے والے نبی۔

آخری زمانہ کا نبی

جناب خالصاحب مولوی فرزند علی صاحب۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بھی جب نبی آنے کا امکان ہے۔ تو آپ کو آخری زمانہ کا نبی کہنے کا کیا مطلب ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی آخری زمانہ کا نبی اصطلاح ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ کے توسط کے بغیر کسی کو نبوت کا درجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو یہ کہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے براہ راست تعلق پیدا کر کے نبی بن سکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ میری اتباع کے بغیر کسی کو قرب الٰہی حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس آئندہ خواہ کوئی نبی ہو۔ اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ایسے لوگ تو ہو سکتے ہیں۔ جنہیں خدا تعالے کی صفت رحمانیت کے ماتحت رویا اور سچی خوابیں دکھائی جائیں۔ مگر اس طرح انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کے مقام پر کھڑا کر دیا جاتا ہے جیسا کہ میری خلافت یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے متعلق کئی لوگوں کو رویاء دکھائے گئے۔ اور پھر انہوں نے بیعت کر لی ٭

تزکیۂ نفس اور عمل

ماسٹر عبد الرؤف صاحب مانگی منکم من احدا بدا و لکن اللہ یزکی من یشاء سے ظاہر ہے کہ تزکیہ اپنے عمل سے حاصل نہیں ہوتا۔ خدا جسے چاہے نیک

بنا دے۔ پھر کوشش کی کیا غرض ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اس آیت میں خدا تعالے نے یہی فرمایا ہے۔ کہ جس کو ہم مناسب سمجھیں گے۔ اسے پاک کرینگے اس کا مطلب یہ نہیں۔ کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہوں گے۔ جو باوجود مناسب جد و جہد کے پاک نہ کئے جائیں گے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ پاک کرنے کا فیصلہ مشیت الٰہی پر ہوگا۔ کسی کو خدا تعالے کی کوئی صفت پاک کر کے آگے کر دے گی۔ کسی کو کوئی۔ مثلاً ایک شخص ہے۔ جو نیک اعمال کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ خدا تعالے کی صفت رحیمیت اس کے متعلق کہے گی۔ اسے پاک کر کے جنت میں داخل کر دو۔ لیکن ممکن ہے۔ ایک اور شخص ہو۔ جو گو شرارتی نہیں لیکن سستی اور غفلت کیوجہ سے ترقی نہیں کرتا۔ بعض دفعہ اگر اس کے ماں باپ نیک اور صالح ہوں۔ تو خدا تعالے کی دعا کی صفت جوش میں آجائے گی۔ اور اسے آگے لے جائے گی۔ پھر ایک اور شخص جس کے لئے نیک اعمال کرنے کے سامان نہ تھے۔ اس کے متعلق خدا تعالے کی صفت رحمانیت جوش میں آجائے گی۔ اور اس کے ماتحت اسے آگے بڑھا دیا جائے گا۔ غرض خدا تعالی جسکو جس طرح چاہے گا۔ پاک کر دیگا۔ اس آیت میں جو کچھ بیان کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مشیت الٰہی پر فیصلہ ہوگا۔ اور مشیت الٰہی کا فیصلہ کس طرح ہوتا ہے اس کے متعلق قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ صفات الٰہیہ کے ذریعہ ہوتا ہے۔ کبھی کو کسی صفت کے ماتحت پاک ٹھہرایا جاتا ہے۔ کسی کو کسی صفت کے ماتحت۔ جب قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق سب دنیا کے لئے بخشش مقدر ہے۔ تو ہم کونسے راستہ کو اس بخشش کا ذمہ دار قرار دیں۔ پس لازماً یہی ماننا پڑے گا۔ کہ مختلف صفات مختلف لوگوں کی نجات کا موجب ہو جائیں گی۔ اور اسی کا نام مشیت ہے اگر یہ کہا جاتا۔ کہ جو نیک کام کرے گا۔ وہ نجات پائے گا۔ تو نجات محدود ہو جاتی۔ اور صرف چند لوگ نجات پاتے۔

پس اللہ تعالے نے فرما دیا۔ کہ نجات ہماری مشیت پر ہے۔ پس اس مشیت کو حاصل کرنے کی ہر رنگ سے کوشش کرو۔ تا کہ کوئی نہ کوئی صفت تمہاری تائید میں کھڑی ہو جائے۔ اور اس طرح نجات کے راستہ کو وسیع کر دیا گیا۔ نہ کہ محدود جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہیں۔

ایک صاحب نے سوال کیا۔ کہ کیا سورۃ فاتحہ کی مذکورہ صفات ہی ام الصفات ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یہ صفات صرف وہ ہیں جو اس دنیا میں انسان سے تعلق رکھتی ہیں۔ جو صفات دوسری مخلوقات سے یا بعد الموت انسان سے تعلق رکھنے والی ہوں ان کے بیان کرنے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور نہ ان کا سمجھنا انسان کے لئے ممکن ہے ٭

ذکر و فکر

ختم نبوت

اے عزیز! ختم نبوت کے مسئلہ پر ایک نکتہ سناتا ہوں۔ وہ تین نبی ہمارے علم میں ہیں۔ جن کے پاس انگوٹھی یا مہر تھی۔ ایک حضرت سلیمان علیہ السلام (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت سلیمان علیہ السلام کی خاتم تو مشہور عالم ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا ذکر احادیث میں آتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خود ہم نے دیکھی ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے۔ کہ یہی انگوٹھیوں اور مہر والے نبی ہیں۔ جو کسی نہ کسی رنگ میں خاتم کہلائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام خاتم الملوک تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاتم الاولیاء حضرت سلیمان علیہ السلام کی بابت روایات میں آتا ہے۔ کہ ان کے پاس ایک خاتم تھی۔ جسکی وجہ سے ہوا اور جنات اور شیاطین ان کے تابع فرمان تھے۔ دوسری طرف قرآن مجید کہتا ہے کہ انہوں نے ایک دعا کی تھی۔ جس کی وجہ سے یہ سب ان کے مسخر تھے۔ اور وہ یہ ہے رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی انک انت الوھاب (ص) یعنی اے رب میری مغفرت کر اور مجھے ایسی بادشاہت دے۔ کہ پھر میرے بعد کسی اور کو ویسی نصیب نہ ہو۔ تو ہی ایسی بخشش کرنے والا ہے۔ اس پر اللہ تعالی اگلی آیت میں فرماتا ہے کہ ان کی دعا ہم نے قبول کر لی۔ اور ہوا اور شیاطین وغیرہ کو ان کے تابع کر دیا۔ گویا وہ مشہور انگوٹھی یا خاتم اس دعا کی قبولیت کی مظہر تھی اور آپ اسی قبولیت کی وجہ سے خاتم الملوک قرار پائے۔ اور ایسی حکومت اور ملک پھر کسی اور نبی کو نصیب نہ ہوا۔ پھر دوسرے انگوٹھی والے رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے۔ انکو جو خاتم النبیین کہا گیا۔ تو انہی معنوں میں کہ ان کی نبوت ایسی عظیم الشان اور ہر شعبہ پر کامل طور پر حاوی ہے۔ کہ لا ینبغی لاحد سواک والا معاملہ یہاں بھی ہے خدا تعالے نے دو ہی بڑے انعام انسانوں کے لئے دنیا میں اتارے ہیں۔ ایک بادشاہت دوسرے نبوت سو بنی اسرائیل کے ایک نبی نے بادشاہت کا کمال لے لیا۔ اور ہماری سرکار نے نبوت کا کمال صلے اللہ علیہ وسلم پس خاتم النبیین کے یہ معنی ہوئے۔ کہ اس جیسی شان اور جلال کا کوئی اور نبی نہ ہو۔ اب تیسرے انگوٹھی والے نبی کی دعا بھی سنئے وہ یہ ہے۔ آتی حبا لا یزید علیہ احد من بعدی ... رب فتقبل دعوتی (دیکھئے اے میرے اللہ مجھے وہ محبت دے۔ کہ میرے بعد پھر کوئی مجھ سے بڑھنے نہ پائے اے رب میری اس دعا کو قبول کر) (آئینہ کمالات اسلام ص) یہ بھی بعینہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی طرح کی دعا ہے اور عشق الٰہی چونکہ مغز عبودیت ہے۔ اس لئے حضور نے اسی کو مانگ لیا۔ اور اسی کی قبولیت کے بعد خاتم الاولیاء کہلائے۔ کیونکہ ولایت دوسرا نام محبت کا ہی ہے۔ اور خاتم الاولیاء سے ہرگز یہ مراد نہیں۔ کہ آپ کے بعد کوئی ولی یا محب یا عاشق پیدا نہ ہوگا۔ بلکہ آپ کے سلسلہ کا تو مقصد ہی ایسے لوگ اکٹھے کرنا ہے ... [illegible]

نظارتوں کے اعلانات

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حسب ذیل اصحاب کا تقرر بطور اراکین یکم مئی ۱۹۳۳ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۳۴ء تک ایک سال کے لئے منظور ہے۔

گوجرانوالہ

عہدہ	نام
جنرل سکرٹری	عبدالقادر صاحب پلیڈر
سکرٹری تبلیغ	ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم
سکرٹری تعلیم و تربیت	ماسٹر غلام نبی صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت	قاضی علی محمد صاحب
سکرٹری امور عامہ	قاضی فضل الٰہی صاحب
سکرٹری امور خارجہ	شیخ مشتاق حسین صاحب
سکرٹری وصایا	قاضی علی محمد صاحب
سکرٹری تالیف و تصنیف	شیخ مشتاق حسین صاحب
محاسب	منشی غلام حیدر صاحب
امین	قاضی علی محمد صاحب
آڈیٹر	عبدالقادر صاحب پلیڈر

سنور۔ ریاست پٹیالہ

عہدہ	نام
جنرل سکرٹری	رحمت اللہ صاحب
سکرٹری وصایا	عبدالغنی خان صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی محمد تقی صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت	حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب
سکرٹری امور عامہ	چوہدری مہدی حسن خان صاحب
محاسب	منشی محمد مستقیم صاحب
خزانچی	شیخ ذاکر حسین صاحب

فیروز والہ و تلونڈی موسیٰ خاں

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	چوہدری نذیر احمد صاحب
جنرل سکرٹری	چوہدری محمد شریف صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری عبدالقادر صاحب
سکرٹری وصایا	" "
سکرٹری تبلیغ	سید محمد یوسف صاحب
اسسٹنٹ سکرٹری تبلیغ	چوہدری فضل الٰہی صاحب
محاسب	چوہدری محمد شریف صاحب

لائل پور

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	شیخ محمد محسن صاحب
وائس پریذیڈنٹ	قاضی محمد نذیر صاحب
جنرل سکرٹری	چوہدری عصمت اللہ خان صاحب
جائنٹ سکرٹری	قاضی عبدالحق صاحب بی۔اے
سکرٹری تبلیغ	ڈاکٹر احمدالدین صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	قاضی محمد نذیر صاحب
سکرٹری مال	مولوی عبیداللہ صاحب
سکرٹری امور عامہ	ملک محمد کریم صاحب
سکرٹری امور خارجہ	ملک محمد کریم صاحب
سکرٹری وصایا	ملک محمد کریم صاحب

منٹگمری

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	چوہدری محمد شریف صاحب وکیل
جنرل سکرٹری	بابو نذیر احمد خان صاحب
سکرٹری مال	بابو نذیر احمد خان صاحب
سکرٹری تبلیغ	بابو غلام حسین صاحب چاہلوی
سکرٹری تعلیم و تربیت	سید محمد شاہ صاحب

راہداس

عہدہ	نام
پریذیڈنٹ	چوہدری مہرالدین صاحب
سکرٹری مال	حکیم محمد عبداللہ صاحب
سکرٹری تبلیغ	منشی عطاء اللہ صاحب

(ناظر اعلیٰ ۲۳ اپریل ۱۹۳۳ء)

مظلومین کشمیر کے لئے چندہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت کے موقع پر تاکیدی ارشاد فرمایا کہ کہ احمدی جماعتیں چندہ کشمیر کے ادا کرنے میں خاص چستی سے کام لیں۔ اس کام کے لئے میاں احمدالدین صاحب زرگر نے ایک لمبا دورہ کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے۔ تاکہ مظلومین کشمیر کے لئے چندہ جمع کر سکیں۔ جہاں میاں احمدالدین صاحب جائیں۔ وہاں کے احمدیوں سے التماس ہے۔ کہ اس کام میں ان کی مدد فرما کر ثواب حاصل کریں۔ افریقہ سے ڈاکٹر احمدالدین صاحب نے ۴۱/۵۰ شلنگ کی رقم مندرجہ ذیل احباب سے وصول کر کے ارسال فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔

فہرست حسب ذیل ہے۔

	نام	سینٹ	شلنگ
(۱)	مسٹر صالح علی صاحب کیرو گیو سے	۵۰	۵
(۲)	ڈاکٹر احمدالدین صاحب احمدی	۰	۹
(۳)	غلام حسین صاحب "	۵۰	۲
(۴)	عنایت اللہ صاحب احمدی	۵۰	۲
(۵)	ابراہیم حاجی صاحب کیر گیو سے	۵۰	۷
(۶)	ایوب خمیسہ صاحب	۰	۵

(۸) شیدی [illegible] صاحب ۰ — ۲ (۹) الحق اسمٰعیل صاحب ۰ — ۲ (۱۰) جمعہ نقو صاحب ۰ — ۲ (۱۱) محمد جمعہ صاحب ۰ — ۵ (۱۲) غلام حسین [illegible]

دارالانوار کے متعلق
ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض دوستوں کی تحریری اور زبانی گفتگو سے معلوم ہے کہ ان کے خیال میں حصہ داران نے پہلے ہی اپنے دارالانوار میں زمین کے ٹکڑے تجویز کر کے تقسیم زمین کا معاملہ آسان کر لیا ہے۔ چونکہ یہ بات محض غلط فہمی پر ہے۔ ممکن ہے کہ بعض اور دوستوں کے دل میں بھی یہ بات ہو۔ مگر انہوں نے اس کا اظہار نہ فرمایا ہو۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ دارالانوار کے حصہ داروں کو اصل حقیقت سے آگاہ کر دیا جائے۔ تا وہ اس بدظنی میں مبتلا نہ رہیں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ بعض حصہ داروں کو یہ خیال اس زمین سے پیدا ہوا ہو۔ جو موجودہ نقشہ دارالانوار میں "ریزرو" کے نام سے دکھائی گئی ہے۔ پس پہلے ریزرو زمین کی حقیقت کا اظہار کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

واضح ہو۔ کہ ریزرو زمین نقشہ میں وہی دکھائی گئی ہے جو خود مالکان اراضی نے اپنے لئے رکھی ہے۔ یا یہ کہ دارالانوار کی تجویز ہونے سے قبل بعض دوستوں نے علاقہ دارالانوار میں مالکان سے اپنے لئے خرید کی ہوئی تھی۔ اس جگہ یہ سوال پیدا نہیں ہو سکتا۔ کہ کیا مالکان اراضی کو اپنی زمین میں سے اپنے واسطے زمین رکھ لینے کا حق حاصل ہے۔ ہر شخص جانتا ہے۔ کہ جو شخص کسی زمین کا مالک ہے۔ اسے یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی زمین کو جس طرح چاہے۔ استعمال کرے۔ خواہ زراعت کی صورت میں اس سے نفع اٹھائے۔ خواہ مکانات بنوا کر۔ اس کے علاوہ دارالانوار کمیٹی نے مالکان سے زمین لیتے وقت یہ معاہدہ کیا تھا۔ کہ مالکان کو اس طبعی حق کے مطابق یہ حق حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی زمین میں سے جس قدر زمین چاہیں۔ اپنے لئے دارالانوار میں ریزرو کر لیں۔ پس ان دو وجوہات سے مالکان اراضی اپنے لئے زمین ریزرو رکھ لینے کا حق رکھتے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے لئے زمین ریزرو رکھی ہے۔

پس نقشہ دارالانوار میں جس قدر زمین ریزرو کے نام سے دکھائی گئی ہے۔ وہ یا تو مالکان اراضی کی اپنی زمین ہے یا ان کی ہے۔ جنہوں نے علاقہ دارالانوار میں دارالانوار کی تجویز ہونے سے پہلے زمین خرید کی ہوئی ہے۔ بلکہ بعض نے تو پہلے کے مکانات بھی بنائے ہوئے تھے۔ اس کے سوا

کسی حصہ دار نے اپنے لئے نہ زمین ریزرو کی ہے۔ اور نہ خود بخود اپنے لئے نقشہ میں زمین تجویز کی ہے۔ اور نہ اس قطعہ کو اپنے لئے رکھا ہے۔ بلکہ تمام حصہ داران کو زمین ایک سب کمیٹی نے مینیجنگ کمیٹی کی ہدایات کے ماتحت تقسیم کی ہے۔ اور تقسیم زمین کا نقشہ پہلے مینیجنگ کمیٹی میں مطابق قواعد پیش کیا گیا۔ پھر جنرل اجلاس میں پیش کیا گیا۔ اس کے بعد اس الاٹمنٹ کو شائع کیا گیا ہے۔

اس امر کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے۔ کہ نقشہ دارالانوار میں تین قسم کی ریزرو زمین ہے۔ اول وہ زمین جو مالکان نے اپنے لئے اس طبعی حق کے ماتحت ریزرو کی ہے۔ جو ان کو بحیثیت مالک ہونے کے حاصل ہے۔ چنانچہ اس قسم میں مندرجہ ذیل احباب کرام کی زمین ہے۔

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب معہ دیگر رشتہ داران۔ چوہدری ظفر اللہ خانصاحب۔ مرزا رشید احمد صاحب۔ مرزا عزیز احمد صاحب۔ مرزا گل محمد صاحب۔ ان مالکان کی زمین جہاں نقشہ دارالانوار میں آتی ہے۔ وہاں ہی نقشہ میں دکھائی گئی ہے۔

دوم وہ زمین ہے۔ جو دارالانوار کی تجویز سے پہلے بعض احمدی احباب نے بعض مالکان سے علاقہ دارالانوار میں خرید کی ہوئی تھی۔ بلکہ بعض دوستوں نے دارالانوار کی تجویز سے پہلے مکان بھی بنائے ہوئے تھے۔ اس میں سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ مولانا درد صاحب۔ صوفی عبد القدیر صاحب۔ چوہدری غلام حسین صاحب۔ میاں محمد شریف صاحب۔ ڈاکٹر محبوب عالم صاحب۔ ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب۔ ماسٹر محمد شفیع صاحب کورٹ اور پیر منظور محمد صاحب کی زمین ہے۔

سوم وہ زمین ہے جو ممبران دارالانوار کے مشترکہ اغراض کے واسطے مخصوص کی گئی ہے۔ جیسا کہ مسجد کلب۔ سکول۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے لئے جس کے ۲۴ حصص ہیں۔ اس کے ماسوا کوئی زمین ایسی نہیں جو ریزرو کی گئی ہو۔

حصہ داران سے یہ التماس کرنا بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ اپنے حصہ کا روپیہ ماہوار باقاعدہ ارسال فرمایا کریں۔ اور دفتر محاسب میں ہر ماہ کی ۲۱ تاریخ قبل دوپہر تک جمع فرما دیا کریں۔ ورنہ اس کے بعد داخل ہونے کی صورت میں ان کو فی حصہ ار فی یوم کے حساب سے حرجانہ بھی مطابق قواعد دارالانوار ارسال کرنا ضروری ہے۔

خاکسار برکت علی خاں سیکرٹری دارالانوار کمیٹی)

نبیوں کی توہین کرنیوالے

مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی نے اپنے ایک اعلان میں لکھا ہے۔

"منشی غلام احمد ..... نے جمیع انبیاء علیہم السلام پر افترا پردازی کی۔ اور ان کی توہین میں لب کشائی کر کے فی النار والسقر ہو گیا۔" (زمیندار ۱۶ر مارچ ۱۹۳۳ء)

تعجب ہے کہ یہ سراسر جھوٹا الزام ان عالم نما جاہلوں کی طرف سے لگایا گیا ہے جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ معاذ اللہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ جھوٹ بولا۔ خدا کے اولو العزم نبی ابو الانبیاء حضرت ابراہیم کی اس سے بڑھ کر کیا توہین ہو سکتی ہے۔ وہ مقدس نبی جس کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ انہ کان صدیقا نبیا ہ کہ وہ صادق و مصدوق نبی تھا۔ اسے یہ فرقہ مولویان جھوٹا کہے۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ وہ کونسا خدا کا نبی ہے۔ جس پر ان مولویوں نے کوئی الزام نہیں لگایا۔ تفسیریں بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ ان مولویوں کا عقیدہ ہے۔ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک قبطی کو بلا وجہ جان سے مار ڈالا۔ بتاؤ یہ حضرت موسیٰ کی توہین نہیں؟ کہ انہیں ظالم اور قاتل گردانا جائے۔

حضرت لوط علیہ السلام کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ انہوں نے اپنی نوجوان لڑکیاں بدمعاشوں کو پیش کیں۔ کہ اپنی خواہش ان سے پوری کر لو۔ اور میرے مہمانوں کو کچھ نہ کہو۔ کیا یہ حضرت لوط کی توہین نہیں؟ کہ انہیں بے غیرت قرار دیا جائے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے متعلق ان کا عقیدہ ہے کہ انہوں نے ملکہ سبا کی پنڈلیاں دیکھنے کی خاطر ایک عالی شان محل بنوایا۔ بتاؤ کیا یہ حضرت سلیمانؑ کی ہتک نہیں؟ کہ ایک نامحرم عورت کی پنڈلیاں دیکھنے کی خاطر اتنی جدوجہد کریں۔ کیا یہ حضرت سلیمان کے تقدس پر حملہ نہیں۔؟

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق ان کی مسلمہ تفسیروں میں لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ایک شخص اوریا نام کو جو لشکر کا سردار تھا قتل کرا دیا۔ تاکہ اس کی جورو آپ کے قبضہ میں آ جائے معاذ اللہ۔ کیا یہ حضرت داؤد کی پاکیزگی پر حملہ نہیں؟ اور اس سے ان کی توہین نہیں ہوتی؟

حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق ان کی تفسیروں میں لکھا ہے۔ حل الھمیان وجلس منھا مجلس الخائن۔ یعنی حضرت یوسف نے امراۃ عزیز (زلیخا) کا کمر بند کھولا۔ اور اس کی جائے مخصوصہ پر بیٹھ گئے (معاذ اللہ)

سب سے بڑھ کر ان جاہلوں نے حضرت خاتم الانبیاء امام الاتقیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی سخت توہین کی ہے۔ اور آپ کی مقدس ذات والا صفات پر بھی سخت حملہ کیا ہے۔ چنانچہ تفسیر جلالین میں لکھا ہے۔ فنظر ... فوقع فی نفسہ حبھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب زینب کو دیکھا۔ تو فوراً آپ اس پر فریفتہ ہو گئے (معاذ اللہ)

مسلمانو! بتاؤ کیا اس سے بڑھ کر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہو سکتی ہے؟ (حافظ سلیم احمد اٹاوی)

حادثہ بڈلاڈا کی تحقیقات

اکتوبر ۱۹۳۲ء میں بڈلاڈا ضلع حصار میں ۱۵ بیگناہ مسلمانوں کے قتل اور ۳۰ افراد کے مجروح ہونے کا جو واقعہ ہوا۔ عرصہ سات ماہ سے وہ التوا میں چلا آ رہا ہے۔ پولیس کی طرف سے کہا جاتا تھا۔ کہ زور آور بلدیوا اور سنتا ملزمان کی گرفتاری کے بعد اس مقدمہ پر خاص توجہ دی جائیگی۔ اب بلدیوا ملزم گرفتار ہو چکا ہے۔ اور زور آور ہلاک ہو چکا ہے۔ صرف سنتا باقی ہے۔ مگر بعد گرفتاری بلدیوا کو پولیس ضلع فیروز پور جرائم کی تفتیش کے لئے لے گئی ہے۔ جو اس سے ضلع فیروز پور میں سرزد ہوئے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن میں انسانی جانیں ہلاک ہوئی ہیں۔ اور جن کی پاداش میں ملزم مذکور انتہائی سزا کا مستوجب ہوگا۔ انصافاً عمال حکومت و ذمہ دار افسران پولیس کا یہ فرض ہے کہ سب سے پہلے وہ بڈلاڈا کے حادثہ قتل کی ملزم مذکور کے ذریعہ تفتیش کریں۔

بڈھلاڈا کا واقعہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایسا ہے کہ دیگر جرائم جو ملزم مذکور نے کئے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی وقعت اور حیثیت نہیں رکھتے۔ اخبارون میں دردناک واقعہ کی تفصیلات شائع ہو چکی ہیں۔ اور یہ مسلمانوں کی متفقہ آواز ہے۔ کہ یہ واقعہ ایک منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ واقعہ سے پہلے اور مابعد کے حالات اور دیگر متعلقہ واقعات و قرائن و شہادات زبانی سے راز سازش بالکل آشکار ہو چکا ہے اس لئے گورنمنٹ کے لئے مناسب ہے۔ کہ مسلمانوں کی پریشانی کی طرف متوجہ ہو اور حادثہ مذکور کے سازشیوں کا جلدی پتہ لگائے۔ شہادت پیش کردہ مستغیثان پر بنظر انصاف غور کرے۔ اور بلدیوا ملزم کو بغیر تاخیر حوالہ پولیس حصار کر دے۔ تاکہ وہ واقعہ ہائلہ بڈلاڈا کی کماحقہ تفتیش کر کے سازشیوں کا سراغ لگا کر ان کو کیفر کردار کو پہنچائے۔ نیاز مند ۔ قاضی حفیظ اللہ

ضرورت رشتہ

میرا لڑکا عمر ۲۳ سال ۔ انٹرمیڈیٹ پاس سی ۔ ٹی پاس سی ۔ ٹی پاس کر کے ہائی سکول میں بمشاہرہ ۵۵ روپے پر ملازم ہے ۔ اور بی ۔ اے کی تیاری کر رہا ہے ۔ اس کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے ۔ خط و کتابت اس پتہ سے ہو

خان محمد عبد العلیم جیپ سینیٹری انسپکٹر محلہ ٹنڈیر بنارس چھاؤنی

اعلانات نکاح

—— ۱ ——

مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ بنت میاں کرم الدین صاحب قوم اعوان ساکن چکوال ضلع جہلم کا نکاح بالعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ابن ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم بی ۔ اے ساکن دار الفضل قادیان کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۳ء کو خطبہ جمعہ سے پہلے مجمع عام میں پڑھا ۔

—— ۲ ——

مسماۃ غلام عائشہ صاحبہ بنت میاں کرم الدین صاحب قوم اعوان ساکن چکوال ضلع جہلم کا نکاح بالعوض مبلغ تین صد روپیہ مہر بابو بشیر احمد صاحب ابن ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب نو مسلم بی ۔ اے ساکن دار الفضل قادیان کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۳۳ء کو خطبہ جمعہ سے پہلے مسجد نور میں مجمع عام میں پڑھا

—— ۳ ——

مسمی عطاء اللہ ولد چودہری اللہ بخش صاحب ساکن دار الفضل قادیان کا نکاح بالعوض مبلغ سات سو روپیہ مہر ہمراہ مبارکہ بیگم صاحبہ بنت ملک حبیب احمد صاحب مرحوم قوم افغان ککے زئی ساکن چک نمبر ۹۵/۶۰۸ ضلع منٹگمری جناب صوفی غلام محمد صاحب بی ۔ اے سابق مبلغ ماریشس نے ۳۱/۳/۳۳ کو چک ۹۵ مذکور میں مجمع عام میں پڑھا ۔

—— ۴ ——

چودہری غلام محمد صاحب بی ۔ اے ولد چودہری نظام الدین صاحب کھوکھر ساکن قادیان کا نکاح زبیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو عبد الحمید صاحب شملوی ساکن قادیان کے ساتھ مبلغ الف ۱۲۰۰ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶/۴/۳۳ کو مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر پڑھایا ۔

—— ۵ ——

ماسٹر رحمت اللہ صاحب ابن منشی کرم علی صاحب کاتب ساکن قادیان کا نکاح نور بیگم صاحبہ ولد چوہدری محمد الدین صاحب راجپوت ساکن شکار ماچھیاں ضلع گورداسپور کے ساتھ مبلغ ۲ صد روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶/۴/۳۳ کو مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر پڑھایا

—— ۶ ——

سید بشیر احمد صاحب ولد سید گل حسن شاہ صاحب ساکن نجوڑیاں تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کا نکاح رقیہ بیگم صاحبہ بنت سید حیون شاہ صاحب ساکن چکریاں تحصیل و ضلع گجرات سے مبلغ چار صد روپیہ مہر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۶/۴/۳۳ کو مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر پڑھایا

احباب دعا فرمائیں ۔ کہ یہ نکاح جانبین کے لئے مفید اور بابرکت ہوں

(ناظر امور عامہ قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

آل انڈیا مسلم کانفرنس نے ورکنگ کمیٹی کے اجلاس لاہور کے فیصلہ کے مطابق ہز ہائی نس سر آغا خاں کے مشورہ سے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے لئے مسٹر عبداللہ یوسف علی۔ مسٹر سہروردی اور ڈاکٹر خلیفہ شجاع الدین صاحب آف لاہور کو نامزد کیا ہے۔ ان اصحاب کے نام جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے کلرک کو پہنچا دئے گئے ہیں اور کہا گیا ہے کہ نامزدہ اصحاب کو مطلع کیا جائے کہ ان کی شہادت کب لی جائیں گی۔

نواب صاحب بھوپال نے مقامی اوجین سنگت سیوا منڈل کو ایک ہزار روپیہ کی رقم بطور امداد عطا فرمائی ہے یہ سیوا منڈل کچھ عرصہ سے بھوپال کی ہندو آبادی کی طرف سے اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ تمام یاتریوں اور سادھو سنیاسیوں کے لئے جو اوجین کو آتے جاتے سٹیشن سے گذریں کھانا وغیرہ مہیا کرے اور مصیبت زدہ یاتریوں کے کرایہ وغیرہ کا بھی انتظام کرے

فرقہ وار تصفیہ کے لئے سر جوگندر سنگھ وزیر زراعت پنجاب اور میاں سر فضل حسین کے مابین شملہ سے ایک گفت و شنید کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مجوزہ تصفیہ پر متعلقہ پارٹیوں کے دستخط بھی عارضی طور پر حاصل کر لئے گئے ہیں اور اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ یہ ڈرافٹ مکمل تصفیہ کے مطابق لنڈن میں وزیر اعظم کو بھیجدیا جائے۔ تاکہ اسے وائٹ پیپر کی سکیم کے ساتھ

مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کی کورٹ کا ایک اجلاس ۲۸ راپریل کو ڈاکٹر راس مسعود کے زیر صدارت منعقد ہوا اور فیصلہ ہوا۔ کہ موجودہ پرو وائس چانسلر کی میعاد ختم ہونے پر ۳۶ء میں اس اسامی کو حذف کر دیا جائے۔ مزید برآں ایک اور فیصلہ کے ماتحت تمام انگریز پروفیسر یا تو علیحدہ ہو جائیں گے اور یا انہیں تنخواہ کے جدید گریڈ قبول کرنے پڑینگے جو ان کی موجودہ تنخواہوں سے قریباً نصف کے برابر ہیں۔

اخبار "زمیندار" کے مطبع سے گورنمنٹ نے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی تھی۔ جس کی عدم ادائیگی کی وجہ سے "زمیندار" بند ہو چکا ہے۔ اب اس کے ادارہ کے تمام ارکان نے "زمیندار" سے علیحدگی اختیار کر کے "آزاد" نامی ایک اور روزنامہ شائع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

جدہ مکہ ریلوے کے متعلق لنڈن کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ تعمیر کا کام اس سال کے ماہ نومبر سے شروع ہو کر نومبر ۳۵ء تک مکمل ہو جائیگا۔ یہ لائن ۳۰۵ میل لمبی ہے اور اخراجات کا اندازہ قریباً ساڑھے بارہ لاکھ پونڈ ہے۔ اگر یہ ابتدائی حصہ کامیاب رہا تو لائن کی طائف تک توسیع کر دی جائیگی

ٹراونکور نیشنل بنک میں ۲۶ راپریل کو جو دن دہاڑے مسلح ڈاکہ پڑا تھا۔ اس کے سلسلہ میں ایک ریلوے سب انسپکٹر پولیس نے دو اشخاص کو مدراس کے اروڈ نامی سٹیشن پر گرفتار کر لیا گرفتاری کے وقت ایک ڈاکو نے فائر بھی کیا جس سے سب انسپکٹر مجروح ہو گیا۔ دو ڈاکو مفرور ہو گئے جنہیں بعد میں گرفتار کر لیا گیا

پنجاب گورنمنٹ نے بلدیہ لاڈوا ضلع کرنال کو اس کی بدنظمی کی وجہ سے معطل کرتے ہوئے تحصیلدار تھانیسر کو معاملات کا انچارج مقرر کر دیا ہے۔

حکومت بمبئی نے مقامی بلدیہ کو مطلع کیا ہے کہ آئندہ ایسے ملازموں کو جو سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزایاب ہوں رخصت وغیرہ نہ دی جائے۔

دارالامراء میں جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کا ایک اجلاس ۲۷ راپریل کو منعقد ہوا۔ جس میں طریق کار پر غور و خوض کرتے ہوئے فیصلہ کیا گیا کہ ہندوستانی ارکان کو مندوبین کے نام سے یاد کیا جائیگا مشیروں کے نامناسب خطاب سے نہیں۔ توقع ہے کہ مئی کے دوسرے ہفتہ میں مشترکہ اجلاس شروع ہو جائیگا

برطانیہ و جرمنی کے درمیان حال میں ایک جدید تجارتی معاہدہ ہوا ہے اس میں ایک فہرست محاصل بھی ہے جس میں واضح کردہ شرح سے زیادہ محصول برطانیہ۔ جرمنی کے مال پر نہ لگائیگا اس کے معاوضہ میں جرمن حکومت لائسنس جاری کریگی۔ جن کی وساطت سے برطانیہ کم از کم ایک لاکھ اسی ہزار ٹن کوئلہ ماہوار جرمنی کو بھیج سکیگا۔

نازی گورنمنٹ نے ایک قانون پاس کیا ہے جس کی رو سے تمام یہودی لڑکے برلن کے سرکاری سکولوں اور یونیورسٹیوں سے نکالے جا رہے ہیں۔ اور آئندہ کوئی یہودی سرکاری سکولوں میں داخل نہ ہو سکیگا۔

بنگال پراونشل ہندو مہا سبھا کی ایگزیکٹو کمیٹی نے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے شہادت دینے کے اصول کو تسلیم کر لیا ہے اور فیصلہ کیا ہے۔ کہ شہادت دینے کے لئے نمائندے لنڈن بھیجے جائیں۔

لنڈن کے اخبار "نیو سٹیٹسمین" نے لکھا ہے کہ ہندوستان کے نوجوان قوم پرستوں کو دہشت انگیزانہ سرگرمیوں سے صرف اسی صورت میں روکا جا سکتا ہے کہ ہندوستان کے ساتھ درجہ نو آبادیات کا جو وعدہ کیا گیا ہے اسے پورا کیا جائے۔

سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزا یافتہ اشخاص کی تعداد ہندوستان کے جیلوں میں مارچ کے آخر تک ۱۲۹۴۳ تھی گذشتہ ماہ کے مقابلہ میں اس میں ۱۰۳۲ کی کمی ہوئی۔

چین اور جاپان کی جنگ کے متعلق پیکنگ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دریائے لوان کے کنارے آپس میں شدید جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے بمباری کے ذریعہ چینی افواج کے مرکز کو پیچھے دھکیل دیا ہے۔

قانون امن عامہ سرحد کے ماتحت جمنا داس کو جو گورنر پنجاب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے ہری کشن کا چھوٹا بھائی ہے حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گاؤں میں نظربند رہے۔

وزیر اعظم برطانیہ اور صدر امریکہ کی گفت و شنید اختتام کو پہنچ گئی ہے۔ ان دونوں اصحاب نے ایک مشترکہ بیان میں گفتگو کے نتائج پر کامل اطمینان کا اظہار کیا ہے اور لکھا ہے کہ اینگلو امریکن صورت حالات کو سلجھانے کے لئے بنیاد قائم ہو گئی ہے۔

مسٹر چیمبرلین وزیر خزانہ برطانیہ نے دارالعوام میں میزانیہ پیش کرتے ہوئے ۲۵ راپریل کو بتایا کہ گذشتہ سال میزانیہ میں ۳۲۴۲۶ پونڈ کا خسارہ رہا۔

ایڈیٹر الخلیل دہلی پر قاتلانہ حملہ کے مقدمہ میں ۲۷ راپریل کو شناخت پریڈ کرائی گئی۔ مدعی نے عبدالوحید اور عبدالسمیع ملزمان کو شناخت کر لیا۔

ریاست جموں و کشمیر میں تین سال کے لئے پریس آرڈیننس نافذ کر دیا گیا ہے اس کے رو سے وزیر اعظم کو پرنٹنگ پریسوں کی ضمانتیں ضبط کرنیکے وسیع اختیارات دے گئے ہیں اور ضمانت نہ ہونے کی صورت میں چھاپہ خانے ہی ضبط کر لئے جائیں گے۔

ہاؤس آف کامنز میں ۲۷ راپریل کو ایک سوال کے جواب میں نائب وزیر ہند نے بتایا کہ ۳۳ء میں پانچسو سے زائد اشخاص کو ہندوستان میں تحریک سول نافرمانی کے سلسلہ میں سزائے تازیانہ دی گئی۔

مسٹر برنارڈ شا نے امریکہ کے دورہ میں ایک مقام پر تقریر کرتے ہوئے امریکنوں سے کہا کہ "تم لوگ کند ذہن ہو اور دولت جمع کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔"

خان بہادر سید محمد حسین صاحب گورنمنٹ بہار و اڑیسہ کے وزیر مقرر کئے گئے ہیں۔

انقلاب پسندوں کے ایک خوفناک گروہ کو تقریباً دو سال کی جد و جہد کے بعد پنجاب کی سی آئی ڈی نے جموں ہردوار اور مظفر نگر سے گرفتار کر لیا۔ یہ لوگ جموں اور سیالکوٹ کے درمیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی